www.tauheed-sunnat.com

www.tauheed-sunnat.com

گانے بجانے کی حرمت

قرآن، حدیث اور اجماع ائمہ اربعہ رحمھم اللہ تعالیٰ سے افاضہ

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم

تحریر

حضرت مفتی محمد ابراهیم صادق آبادی مدظلہ

www.tauheed-sunnat.com

المصابیح الغراء

للوقایة

عن عذاب الغناء

گانے بجانے پر

الله و رسول صلی الله علیه وسلم کی لعنت

زلزله، خسف، مسخ

اور

طرح طرح کے عذابوں کی وعیدیں

- آیات قرآنیہ
- احادیث مبارکہ
- ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ

www.tauheed-sunnat.com

www.tauheed-sunnat.com

گانا بجانا سننا حرام ہے اور ہر برائی کی جڑ

سوال: ہمارے کالج میں اسلامیات کے پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ موسیقی کے آلات کے ساتھ اچھے گیت، گانے اور قوالیاں سننا شرعاً جائز ہے، اسے ناجائز اور حرام بتلانا مولویوں کی باتیں ہیں، دلیل یہ دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے دف بجایا گیا، بچیاں گاتی رہیں مگر آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا، موسیقی کے جدید آلات بھی دف کی ترقی یافتہ شکل ہیں، موسیقی سننے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ روح کی غذا ہے اور صوفیہ کرام سماع کا مستقل شغل رکھتے تھے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالئے اور پروفیسر صاحب کے دلائل کا بھی جائزہ لیجئے

بینوا توجروا۔

الجواب باسم ملهم الصواب

ماتم کا مقام ہے کہ جس رسول ﷺ نے راگ باجوں کا مٹانا اپنی بعثت کا مقصد بنایا اسی رسول ﷺ کے نام نہاد اُمتی آج اس گناہ پر دل وجان سے فدا ہیں بلکہ اس بے حیائی کو سند جواز مہیا کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہیں، ان ظلمت جدیدہ کے متوالوں کو یہ موٹی سی حقیقت کون سمجھائے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت چودہ سو سال سے مکمل ہے، اس کا ہر ہر مسئلہ اٹل لازوال اور قیامت تک کے لئے محفوظ ہے تمہاری موافقت یا مخالفت سے کسی مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا جو چیز شرعاً حلال ہے وہ تا قیامت حلال رہے گی اور جو چیز از روئے شرع حرام ہے وہ بھی رہتی دنیا تک حرام ہی رہے گی گو کہ دنیا بھر کے ووٹ اس کے خلاف پڑ جائیں۔

شریعت مطہرہ میں موسیقی کی حرمت کا مسئلہ بھی ایک ایسا بدیہی مسئلہ ہے جس پر دلیل پیش کرنے کی چنداں حاجت نہیں، اس قسم کے قطعی حرام کو مباح وجائز قرار دینے کی جسارت بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی سرپھرا یہ کہنے لگے کہ شریعت کی رو سے زنا، شراب نوشی، سودخوری اور رشوت جائز ہے۔ ظاہر ہے اس قسم کی یاوہ گوئی کسی درجہ میں بھی لائق اعتناء نہیں نہ ہی اس قابل ہے کہ اس کی تردید میں وقت ضائع کیا جائے، مگر کیا کیا جائے؟ اس دور ہوا پرستی میں علم وتحقیق کے عنوان سے جو خس وخاشاک بھی پیش کیا جائے اس مبادیات دین سے ناآشنا جدید طبقے میں ''جدید تحقیق'' کے عنوان سے جلد پذیرائی حاصل ہو جاتی ہے، اس طرح ہر کفر والحاد اس بدقسمت معاشرہ میں بآسانی کھپ جاتا ہے۔

اکبر مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

انھوں نے دین کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

ان تمہیدی سطور کے بعد ہم موسیقی کی حرمت کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

www.tauheed-sunnat.com

دلائلِ حُرمت

آیاتِ قرآنیہ:

۱۔ ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم ویتخذ ھا ھزوا ط اولیک لھم عذاب مھین ہ (۳۱:۶)

”اور بعض آدمی ایسا ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑادے، ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے“۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

عن ابی الصھباء البکری انہ، سمع عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وھو یسال عن ھذہ الایۃ (ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ) فقال عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ الغناء واللہ الذی لاالٰہ الا ھو یرددھا ثلاث مرات۔ وکذاقال ابن عباس و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنھم وعکرمۃ وسعید بن جبیر و مجاھد و مکحول و عمرو بن شعیب وعلی بن بذیمہ رحمھم اللہ تعالیٰ۔

وقال الحسن البصری رحمہ اللہ تعالیٰ نذلت ھذہ الایۃ (ومن الناس من یشتری لھوالحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم) فی الغناء ولھٰذامیر۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۴۵۷ ج۳)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین بار قسم اٹھا کر فرمایا کہ لھوالحدیث سے مراد گانا بجانا ہے۔ حضرت ابن عباس و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عکرمہ، سعید بن جبیر، مجاہد، مکحول، عمرو بن شعیب اور علی بن بذیمہ رحمہم اللہ تعالیٰ سے بھی اس آیت کی یہی تفسیر منقول ہے۔ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ آیت گانے اور راگ باجوں کے متعلق اُتری ہے“

یہی تفسیر قرطبی ص ۵۱ ج ۱۴، بغوی ص ۴۰۸ ج ۴، خازن ص ۴۶۸ ج ۳، مدارک بھاش خازن ص ۴۶۸ ج ۳، مظہری ص ۲۴۶ ج ۷ وغیرہ میں مفصل مذکور ہے۔

۲۔ واستفزز من استطعت منھم بصوتک الایۃ (۶۴:۱۷)

”اور پھسلا لے ان میں سے جس کو تو پھسلا سکے اپنی آواز سے“۔

www.tauheed-sunnat.com

امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وقولہ تعالیٰ (واستفزز من استعطت مہم بصوتک) قبل ھوالغناء قال مجاھد رحمہ اللہ تعالیٰ باللھو والغناء ای استخفھم بذلک وقال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما فی قولہ (واستفزز من استطعت منھم بصوتک) قال کل داع دعا الیٰ معصیۃ اللہ عزوجل وقالہ قتادۃ رحمہ اللہ تعالیٰ واختارہ ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (تفسیر ابن کثیر ص۵۰ ج ۳)

''اس آیت میں شیطانی آواز سے گانا بجانا مراد ہے۔ امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ (اے ابلیس) تو انھیں کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دے، یہی قول حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اسی کو ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا ہے۔''

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذیل میں فرماتے ہیں۔

ومن العلوم ان الغناء من اعظم الدواعی الی المصیۃ ولھذا فسر صوت الشیطان بہ (اغاثۃ اللھفان ص ۲۵۵ ج ۱)

''اور سب کو معلوم ہے کہ معصیت کی طرف دعوت دینے والوں میں گانا بجانا سب سے بڑھ کر ہے اسی وجہ سے ''شیطان کی آواز'' کی تفسیر اسی کے ساتھ کی گئی''

۳۔ افمن ھذا الحدیث تعجبون موتضحکون ولا تبکون وانتم سامدون (۵۳:۶۱-۵۹)

''سو کیا تم لوگ اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو اور تم تکبر کرتے ہو۔''

لفظ ''سامدون'' کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال الغناء ھی یمانیۃ اسمدلنا غن لنا وکذاقال عکرمۃ رحمہ اللہ تعالیٰ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۰ ج ۴)

''ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے معنیٰ ہیں ''گانا'' اور یہی قول عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔''

تفسیر ابن جریر ص ۴۲ ج ۲۷، قرطبی ص ۱۲۳ ج ۱۷، روح المعانی ص ۲۷ ج ۲۷ وغیرہا میں بھی یہی مذکور ہے۔

۴۔ والذین لا یشھدون الذور واذامروا باللغو مروا کراما (۲۵: ۷۲)

''اور وہ بیہودہ باتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر بیہودہ مشغلوں کے پاس کو ہر کر گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے

www.tauheed-sunnat.com

ہیں۔“

امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

عن ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ الذورالغناء(احکام القرآن ص ۳۴۷ ج ۳)

”امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ زور کے معنی ہیں گانا بجانا۔“

علامہ حسین بن مسعود بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

وقال محمد بن الحنیفة رحمه الله تعالیٰ لا یشهدون اللغو الغناء۔ (معالم النزیل ص ۲۵۱ ج ۴)

”حضرت محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بیہودہ باتوں اور گانے بجانے کی مجلس میں شامل نہیں ہوتے۔“

امام ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ مختلف اقوال کو جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فاولی الاقوال بالصواب فی تاویله ان یقال الذین لا یشهدون الزور شیئا من لباطل لا شرکا ولا غناء ولا کذباً ولا غیره وکل مالذمه اسم الزور۔(تفسیر ابن جرین ص۲۹ ج ۱۹)

”سب سے صحیح قول یہ ہے کہ یوں کہا جائے: وہ (رحمٰن کے بندے) کسی قسم کے باطل میں شریک نہیں ہوتے نہ شرک میں اور نہ گانے بجانے میں اور نہ جھوٹ میں اور نہ اس کے علاوہ کسی ایسے عمل میں جس پر ”زور“ کا اطلاق ہو۔“

احادیث مبارکہ:

۱۔ لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والحمر والمعارف (صحیح بخاری)

”میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے۔“

۲۔ لیشربن ناس من امتی الخمر یسمونها بغیرا سمها یغرف علیٰ رؤسهم بالمغازف والمغنیات یخسف الله بهم الارض ویجعل منهم القردة والخنازیر۔ (ابوداؤد، ابن ماجة ، ابن حبان)

”میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اس کا نام بدل کر، انکی مجلسیں راگ باجوں اور گانے والی عورتوں سے گرم ہونگی، اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے بعض کو بندر وخنزیر بنادے گا۔“

۳۔ عن نافع رحمه الله تعالیٰ ان ابن عمر رضی الله عنهما سمع صوت زمارة

www.tauheed-sunnat.com

راعٍ فوضع اصبعيه فی اذنيه وعدل راحلته عن الطريق وهو يقول يا نافع ! يا نافع ! اتسمع ! فاقول نعم ! فمضیٰ حتی قلت لا !فرفع يده وحدل راحلة الی الطريق وقال رأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم سمع زمارة راعٍ فصنم مثل هذا (احمد ، ابو داؤد ، ابن ماجة)

''نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو راہ چلتے ایک گڈریئے کی بانسری کی آواز سنائی دی تو کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور راستہ سے ایک طرف ہٹ کر چلنے لگے اور مجھ سے بار بار پوچھتے: ''کیا بانسری کی آواز تمہیں سنائی دے رہی ہے''؟ میں جواب دیتا جی ہاں! اسی طرح انگلیاں کانوں میں دیئے چلتے رہے، حتیٰ کہ میں نے کہا: ''اب آواز نہیں آ رہی'' تب انگلیاں کانوں سے ہٹائیں اور راستہ چلنے لگے، پھر فرمایا، ایک بار حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بھی بعینہ یہی واقعہ پیش آیا تو آپ ﷺ نے بھی کانوں میں انگلیاں دے لیں اور یہی عمل فرمایا۔''

سوچنے کا مقام ہے کہ آپ ﷺ نے جس شیطانی آواز کو لمحہ بھر سننا گوارا نہ فرمایا آج آپ ﷺ کے نام لیوا اس پر اس درجہ فریفتہ ہیں کہ انہیں لمحہ بھر اس کی جدائی گوارا نہیں اور چوبیس گھنٹے ان کی محفلوں کی گرم بازاری اسی لعنت پر موقوف ہے، اور اس کی وباء اتنی کثرت سے ہے کہ کوئی شریف آدمی کسی کوچہ و بازار سے کانوں میں انگلیاں دیئے بغیر گزر نہیں سکتا۔

۴ فی هذه الامة خسف ومبخ و قذف فقال رجل من المسلمين يا رسول الله! ومتی ذلک؟ قال اذاظهرت القيان ومغازف وشربت الخمور (جامع ترمذی)

''اس امت پر یہ آفتیں آئیں گی زمین میں دھنسنا، شکلوں کا مسخ ہونا، اور پتھروں کی بارش۔ ایک صحابی نے دریافت کیا، یارسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا دور دورا ہوگا اور سرعام شراب نوشی ہوگی۔''

۵ ان الله عزوجل بعثنی هدی ورحمة للمومنين وامرنی بمحق المزامير والاوتار والصليب وامرالجاهلية (احمد، ابوداؤد، الطیالسی)

''مجھے اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے ہدایت ورحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور باجے شرکیہ تعویز گنڈے، صلیب اور زمانہ جاہلیت کے غلط کاموں کے مٹانے کا حکم فرمایا ہے''

۶۔ الكوبة حرام والدن حرام والمزامير حرام (مسدد، بیھقی، بزار)

''طبلہ، سارنگی حرام ہیں، اور شراب کے برتن حرام ہیں، اور باجے بانسری حرام ہیں۔''

شراب کے برتنوں کی حرمت کا حکم ابتداء میں تھا جو بعد میں منسوخ ہوگیا۔

۷ الغناء ينبت النفاق فی القلب كما ينبت الماء البقل (ابوداؤد، بیھقی، ابن ابی الدنیا)

www.tauheed-sunnat.com

’’گانا بجانا دل میں نفاق اگاتا ہے جیسا کہ پانی سبزے کو اگاتا ہے۔‘‘

۸ وظهرت القينات والمغازف وشربت الخمور ولعن اخرهذه الامة اولها فارتقبوا عند ذلك ريحا حمراء وزلزلة وخسفاو سخا رقذ فاوآيات تتابع كنظام بال قطع سلكه (جامع ترمذی)

’’جب گانے والی عورتوں اور راگ باجوں کا ظہور ہو اور شرابیں کثرت سے پی جائیں۔ اور اس امت کے آخری لوگ پہلے زمانہ کے لوگوں پر طعن و تشنیع کرنے لگیں تو ایسے وقت ان عذابوں کا انتظار کرو، سرخ آندھیاں، زلزلے، زمین میں دھنسنا، شکلوں کا بگڑنا، پتھروں کی بارش، اور ایسی نشانیاں جو پے در پے اس طرح آئیں جیسے پرانا بوسیدہ ہار جس کی لڑی ٹوٹ جائے اور دانے ایک ایک کر کے بکھر جائیں۔

۹ اذا فعلت امتى خمس عشره خصلة حلت بها البلاء وفيها واتخذت القيان والمغازف (جامع ترمذی)

’’جب میری امت یہ پندرہ کام بکثرت کرنے لگے تو ان پر مصیبت اترے گی منجملہ ان کے ایک یہ کہ گانے والی عورتیں اور باجے بانسریاں عام ہو جائیں۔‘‘

۱۰ صوتان ملعومان فى الدنيا والا خرة مزما ر عند نغمه ورنة عند مصيبة۔ (البزار ، بيهقى ، ابن مردوية)

’’دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، ایک گانے کے ساتھ راگ باجوں کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چیخنے چلانے کی آواز۔‘‘

۱۱ نهيت عن صوتين احمقين ناجرين صوت عند نغمة لهو ولعب ومزامير الشيطان وصوت عند مصيبة لطم وجوه شق جيوت۔ (مسند..........ص ۴۰ ج ۱ ، مصنف ابن ابى شيبه ص ۳۹۳ ج ۳ وغيرها)

’’میں دو حماقت اور فسق و فجور سے بھری آوازوں سے روکتا ہوں ایک لہو لعب اور شیطانی باجوں کے ساتھ گانے کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چہرے پیٹنے اور گریبانوں کو چاک کر کے نوحہ کی آواز۔‘‘

www.tauheed-sunnat.com

۱۲ الجرس مزامیر الشیطان (صحیح مسلم، سنن ابی داؤد)

''گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔''

۱۳ یمسخ قوم من هذه الامة فی اخرالزمان قردة وخنازیر قالوا یا رسول الله الیس شیهدون ان لا الٰه الا الله وان محمدرسول الله قال بلٰی ویصومون ویحجون ویصلون قبل فما بالهم؟ قال اتخذوا المغازف والقینات (مسند ابن ابی الدنیا)

''آخرزمانہ میں اس امت کے کچھ لوگ بندروں خنزیروں کی صورت میں مسخ کئے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ اس بات کی گواہی نہ دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ روزے رکھیں گے، حج کریں گے اور نماز پڑھیں گے، عرض کیا گیا پھر کس سبب سے یہ عذاب ہوگا؟ فرمایا: راگ باجوں اور گانے والی لونڈیوں کا شغل اختیار کرنے کے سبب۔''

اختصار کے پیش نظر ہم انہی چندروایات پر اکتفاء کرتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کی کتاب ''کشف العناء عن وصف الغناء'' مندرج احکام القرآن ص ۲۰۳ ج ۳ اس موضوع پر جامع ترین کتاب ہے، جس میں مزید کئی روایات ہیں، مولانا عبدالمعز صاحب نے اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے بنام ''اسلام اور موسیقی'' اس میں اور بھی بہت زیادہ روایات جمع کردی ہیں۔

اجماع ائمہ اربعہ رحمہ اللہ تعالیٰ:

گانے بجانے کی حرمت پر ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا اجماع منعقد ہے اور ان کے مذاہب کی مستند کتب سے اس پر بیسیوں عبارات پیش کی جاسکتی ہیں مگر ہم صرف ایک ایک عبارت پر اکتفا کرتے ہیں۔

۱۔ امام زین الدین ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

(قوله ادیغیق الناس) لانه یجمع الناس علی ارتکاب کبیرة کذانی الهدایة وظاهرة ان: الغناء کبیرة وان لم یکن للناس بل لا سماع نفسه ر فقا للوحشة، وهو قول شیخ الاسلام رحمه الله تعالیٰ فانه قال بعموم المنع۔

وفی المعراج الملاهی توغان محرم وهوالالات المطربة من غیر الغناء

كالمزمار سواء كان من عود اوقصب كا لشيا بة اوغيره كالعود رالمنلقبورلماروى ابوانامة رضى اللـه عنه انه عليه الصلوٰة والسلام قال ان الله بعثنى رحمة للعالمين وامرنى بمحق المغازف والمزامير ولانه مطرب مصد عن ذكر الله تعالىٰ والنوع الثانى مباح وهوا لدج فى النكاح ۔

(البحرالر...ص ۸۸ ج ۷)

"لوگوں کے سامنے گانے والے کی شہادت قبول نہیں اس لئے کہ وہ لوگوں کو ایک کبیرہ گناہ کے ارتکاب پر جمع کر رہا ہے، ہدایہ میں یونہی ہے، اس کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ گانا ایک کبیرہ گناہ ہے گو کہ لوگوں کے لئے نہ گایا جائے بلکہ وحشت وتنہائی دور کرنے کے لئے صرف اپنے لئے گایا جائے، اور یہی شیخ الاسلام خواہرزادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ انھوں نے گانے کو مطلقاً منع لکھا ہے۔

اور معراج الدرایۃ میں ہے کہ کھیل تماشے دو قسم کے ہیں، ایک تو حرام ہے، اور وہ ہے گائے بغیر صرف ہیجان، مستی پیدا کرنے والے آلات کی آواز جیسے بانسری خواہ لکڑی کی ہو یا نرکل کی جیسے شبابہ یا بانسری کے سوا کوئی اور آلہ ہو جیسے عود وطنبور۔

حرمت کی وجہ حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے باجے تاشے اور بانسریاں مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔

حرمت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ مستی آور اور ذکر الٰہی سے مانع ہے۔

اور تفریح کی دوسری قسم جائز ہے اور وہ ہے نکاح کے موقع پر دف بجانا۔"

اکثر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ناجائز قرار دیا ہے، تفصیل آگے آرہی ہے۔

۲۔ علامہ محمد بن حطاب مکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قال فى التوضيح الغناء ان كان بغير الة فهو مكروه

وامّا الغناء باٰلة فان كانت ذات اوتار كالعود والطنبور فممنوع و كذلك المزنار والظاهر عند بعض العماء ان ذلك يلحق بلمح رمات وان كان محمد اطلق فى سماع العودانه مكروه، وقد يريد بذلك التحريم ۔ ونص محمّد بن الحكيم علىٰ ان سماع انحود تردّبه الشهادة قال وان كان ذلك مكروها على كل حال وقديريديالكراهة التحريم كما... منا (مراهب الجليل ص ۱۵۳ ج ۲)

www.tauheed-sunnat.com

''توضیح میں ہے کہ گانا اگر بغیر آلات موسیقی کے ہوتو وہ مکروہ ہے، یہاں مکروہ سے مراد حرام ہے۔
اور آلات کے ساتھ گانا اگر ایسے آلہ کے ساتھ ہے جو تاروں والا ہے جیسے عود اور طنبور تو یہ گانا ممنوع ہے اور اسی طرح بانسری بھی ممنوع ہے۔
محمد بن حکیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی ہے کہ عود سننے والے کی گواہی رد کی جائے گی، اس کا سننا ہر حال میں مکروہ ہے، یہاں مکروہ سے حرام مراد ہے جیسے گزر چکا ہے۔''

۳۔ امام ابوحامد غزالی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ حرمت غنار کے متعلق حضرت امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، مالک بن انس و دیگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا مذہب نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔:

وقال الشافعی رحمه الله فی کتاب اٰداب القضاء: ان الغناء لهو مکروه یشبه الباطل ومن استکثر منه فهو سفیه تردّ شهادته.

قال الشافعی رضی الله عنه صاحب الجاریة اذا جمع الناس لسرعها فهو سفیه تردّ شهادته

وحکی عن الشافعی رحمه الله انه کان یکره الطقطقة بالقضیب ویقول وضعته الزّنا دقة لیشتغلوابه عن القران (احیاء علوم الدین ص ۲۶۹ ج ۲)

''امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب آداب القضاء میں لکھتے ہیں کہ گانا بجانا ایک مکروہ اور باطل مشغلہ ہے جو اس میں زیادہ انہماک رکھے وہ احمق ہے، اس کی گواہی رد کردی جائے گی۔
امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گانے والی لونڈی کا مالک اگر گانا سنانے کے لئے لوگوں کو جمع کرے تو وہ بھی احمق اور مردود الشہادۃ ہے۔
امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ چھڑی بجانے سے جو ٹک ٹک کی آواز پیدا ہو وہ بھی مکروہ و ناپسندیدہ ہے یہ فتنہ زندیق لوگوں کی ایجاد ہے تاکہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کو قرآن مجید سے غافل کردیں۔''

۴۔ علامہ علی بن سلمان مرداوی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

قال فی الرعایة یکره سماع الغناء والنوح بلا اٰلة لهو و یحرم معها وقیل بدونها من رجل وامرأة (الانصاف ص ۵۱ ج ۱۲)

www.tauheed-sunnat.com

''الرعایۃ میں ہے کہ گانا اور نوحہ آلات موسیقی کے بغیر مکروہ ہے، اوران آلات کے ساتھ حرام ہے، اورایک قول یہ بھی ہے کہ ان آلات کے بغیر بھی حرام ہی ہے۔ خواہ مرد کی آواز ہو یا عورت کی۔''

آگے لکھتے ہیں:

قال فی الفروع یکرہ غناء وقال جماعۃ یحرم وقال فی الترغیب اختارہ الاکثر۔ (حوالہ بالا)

''فروع میں لکھا ہے کہ گانا مکروہ ہے اور علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ حرام ہے، اور ترغیب میں لکھا ہے کہ اکثر حضرات نے اس قول حرمت کو اختیار کیا ہے''

نتیجہ میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ مکروہ بھی بحکم حرام ہی ہے۔

عذر گناہ:

موسیقی کے جواز پر عموماً دو دلائل پیش کئے جاتے ہیں:

۱۔ شادی کے موقع پر دف بجانا حدیث سے ثابت ہے اور موسیقی بھی دف ہی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔

جواب: احادیث میں جس دف کا ذکر ہے وہ صرف نکاح کے موقع پر کچھ دیر کے لئے بجایا جاتا تھا، شادی کے علاوہ بلا ضرورت دف بجانے والوں کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ درّوں کی سزا دیتے تھے۔

ان الفاروق رضی اللہ عنہ افاسمع صوت الدّفّ بعث ینظرفان کان فی الوسکت وان کان فی غیرہ عمد بالدرۃ (فتح القدیر ص ۳۶ ج۶ ، البحرالرائق ص ۸۸ ج ۷)

پھر دف پیٹنے والی عموماً بچیاں ہوتی تھیں مردوں کا دف پیٹنا کہیں ثابت نہیں۔

پھر دف بھی اہل عرب کی عادت کے مطابق بالکل سادگی سے پیٹا جاتا تھا نہ اس میں جھانجھ ہوتی تھی نہ رقص وسرود یا طرب ومستی کا کوئی اور نشان، فی زمانا ایسے دف کا وجود کہیں نظر نہیں آتا۔

معہذا مذکورہ بالا شرائط کی رعایت سے دف پیٹنے کی گنجائش بھی حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، احناف میں سے اکثر فقہا، رحمہم اللہ تعالیٰ اسے بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

قال التور بشتی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ حرام علیٰ قول اکثر المشایخ وماورد من ضرب الدف فی العرس کنایۃ عن الاعلان (امداد الفتاویٰ ص ۲۸۳ ج ۲)

''امام تورپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دف اکثر مشایخ کے قول کے مطابق حرام ہے اور شادی کے موقع پر جو دف بجانا ثابت ہے اس سے اعلان وتشہیر مراد ہے۔''

www.tauheed-sunnat.com

امدادالفتاویٰ میں توریپشتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول بحوالہ شرح نقایہ نصاب الاحتساب وبستان العارفین منقول ہے، آخری دو کتابیں موجود نہیں، شرح نقایہ میں سرسری تلاش سے دستیاب نہیں ہوا، بہر حال نصوص محرمہ کے پیش نظر یہ توجیہ کرنا لازم ہے، اور یہ کوئی تاویل بعید نہیں عام محاورات کے مطابق ہے۔

اعلان وتشہیر کے لئے یہ کنایہ عرف عام میں بہت مشہور اور زبان زد ہے، مثلاً:

''بانگ دہل کہہ رہے ہیں''

''ڈھول بجا رہے ہیں۔''

''ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔''

''نقارہ پیٹ رہے ہیں۔''

ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ یہ اختلاف سادہ دف کے متعلق ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

المرادبه الدف الذی کان فی زمن المتقد مین واماما علیه الجلاجل فینبغی ان کون مکروها بالا تفاق (مرقاة المفاتیح ص ۲۱۰ ج ۲)

''اس سے مراد وہ دف ہے جو متقدمین کے دور میں استعمال ہوتا تھا، جھانجھ دار دف بالاتفاق مکروہ ہے۔''

مکروہ کا اطلاق حرام پر کیا گیا، جیسے اوپر گزرا۔

۲۔ بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ وہ ساز بجا کر سماع کرتے تھے۔

جواب: اول تو مسائل شرعیہ میں کسی صوفی کے قول وعمل سے استناد خلاف اصول ہے، اس موقع پر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ جو خود بہت بڑے صوفی اور عارف ہیں ان کا یہ ارشاد یاد رکھنے کے قابل ہے:

عمل صوفیہ درحل وحرمت سند نیست ہمیں بس است کہ ما ایشان راسعذ ورداریم و ملامت نہ کنیم، ومرایشان را بحق سبحانہ وتعالیٰ مفوض داریم، اینجا قول ابی حنیفہ وامام ابی یوسف وامام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ معتبر است نہ عمل ابوبکر شبلی وابوحسن نوری رحمہما اللہ تعالیٰ۔ (مکتوبات صفحہ ۴۳۵ دفتر اول)

''حلت وحرمت میں صوفیہ کا عمل حجت نہیں، بس اتنا ہی کا کہ ہم انہیں معذور گردانیں اور ان پر ملامت نہ کریں اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں، یہاں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول معتبر ہے نہ کہ ابوبکر شبلی وابوالحسن نوری رحمہما اللہ تعالیٰ کا عمل۔''

دوسرے ان صوفیہ کا سماع مخصوص احوال میں بطور دواء وعلاج ہوتا تھا اور اس میں وہ حضرات بہت سی شرائط ملحوظ رکھتے تھے جن کی تفصیل یہ ہے:

www.tauheed-sunnat.com

قال الخیر الرملی رحمہ اللہ تعالیٰ:

ومن اباحہ من المشایخ الصوفیہ فلمن تخلی عن الھویٰ و تحلی بالتقویٰ واحتاج الی ذٰلک احتیاج المریض الی الدواء ولہ شرائط:

احدھا: ان لا یکون فیھم امرد۔

والثانی: ان لا یکون جمیعم الا من جنسھم لیس فیھم فاسق ولا اھل الدنیا ولا امرأۃ۔

والثالث: ان تکون نیۃ القوّال الاخلاص لا اخذ الاجرو الطعام۔

والرّابع: وان لا یجتمعوا لاجل طعام اوفتوح۔

والخامس: لا یقومون الا مغلوبین۔

والسادس: لا یظھرون وجدًا الّا صالغین (الفتاوی الخیریۃ ص ۱۷۹ ج ۲)

”اور مشائخ صوفیہ میں سے جس نے سماع کو جائز کہا ہے تو ان شرطوں سے کہ صاحب سماع خواہش نفس سے پاک اور زیور تقویٰ سے مزین ہو اور سماع کے لئے اسے ایسی احتیاج و مجبوری ہو جیسے مریض کو دواء کے لئے ہوتی ہے، اور اس کے جواز کے لئے کئی شرائط ہیں:

پہلی شرط: سماع کرنے والوں میں کوئی بے ریش نہ ہو۔

دوسری شرط: سب عارفین کاملین ہوں، ان میں کوئی فاسق و فاجر طالب دنیا اور عورت نہ ہو۔

تیسری شرط: قوال کی نیت اخلاص پر مبنی ہو مزدوری، معاوضہ، اور کھانا مدنظر نہ ہو۔

چوتھی شرط: مجمع کھانے یا دیگر دنیوی اغراض کے لئے اکٹھا نہ ہوا ہو۔

پانچویں شرط: اس دوران قیام نہ کریں الا یہ کہ مغلوب اور بے خود ہو جائیں۔

چھٹی شرط: وجد و مستی کا اظہار نہ کریں الا یہ کہ سچے ہوں، ریا و تصنع نہ ہو۔“

پھر ان شرائط کی پابندی کے ساتھ بھی سماع صرف کامل درجہ کے منتہی عارفین کرتے تھے۔ مبتدی سالک کو سختی سے منع فرماتے تھے۔

امام الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر سماع سے توبہ کی کہ اب ان شرطوں کی پابندی اٹھتی جا رہی ہے۔

قال الشیخ السھروردی رحمہ اللہ تعالیٰ:

www.tauheed-sunnat.com

وقیل ان الجنید ترک السماع فقیل له کنت تستمع ؟ فقال مع من ؟ قیل له تسمع لنفسک ؟ فقال ممّن ؟ لانهم کانو الا یسمعون الامن اهل مع اهل فلما فقد الاخوان ترک فما اختارو االسماع حدیث اختاروہ الا بشروط وقیود و اٰداب

(عوارف المعارف ص ۱۱۴ ج ۱)

"حضرت جنید رحمہ اللہ تعالیٰ نے سماع چھوڑ دیا تھا، آپ سے دریافت کیا گیا: آپ سنتے نہیں؟ فرمایا: کس کے ساتھ؟ عرض کیا گیا: آپ تنہائی میں سنتے ہیں؟ فرمایا: کس سے؟ یہ حضرات قیود وشروط سے سنتے تھے جب وہ معقود ہو گئیں تو سماع چھوڑ دیا۔"

حضرت مفتی اعظم قدس سرہ رقمطراز ہیں:

ان ھذہ الشرائط لا تکاد توجد فی زما ننا فلا رخصۃ فی السماع فی عصرنا اصلا کیف ؟ وقد تاب سیّد الطائفۃ جنید قدس سرہٗ عن السماع لعدم استجماع الشرائط فی عصرہ۔

(احکام القراٰن ص ۲۳۲ ج ۳)

"یہ شرائط ہمارے زمانہ میں قطعاً نہیں پائی جاتیں، لہٰذا اس دور میں سماع کی قطعاً اجازت نہیں، اور اجازت ہو بھی کیونکر؟ جبکہ سید الطائفہ حضرت جنید قدس سرہ، نے بایں سبب سماع سے توبہ کی تھی کہ ان کے زمانہ میں تمام شرائط کی پابندی نہ رہی۔"

کوئی انصاف سے کہے کہ آج کل کی قوالی کی صوفیہ کے سماع سے کوئی دور کی نسبت بھی ہے؟

صوفیہ کا مقصد وحید اصلاح قلب تھا جبکہ یہاں حظ نفس اور لذت کوشی کے سوا کوئی دوسرا مقصد ہی نہیں۔

باقی یہ دلیل کہ موسیقی روح کی غذاء ہے لاجواب ہے۔ واقعی! جو خبیث روحیں قرآن وحدیث کی شیریں آواز سے چین نہ پاتی ہوں، اور ذکر اللہ کی شراب صافی سے بھی انہیں حظ نہ ملتا ہو تو انکی غذا غناء ومزامیر اور موسیقی ہی ہو سکتی ہے، نصیب اپنا اپنا۔

خلاصہ:

راگ باجوں، ساز وموسیقی اور مروج قسم کی قوالیوں کا سننا شریعت کی رو سے حرام ہے، ان منکرات کو جائز کہنا الحاد وبے دینی کے سوا کچھ نہیں انہیں جائز ثابت کرنے کی نامبارک کوششیں درحقیقت وہی الحاد ہے جس کے بارے

www.tauheed-sunnat.com

میں حضور اکرم ﷺ کی پیشگوئی ہے کہ اس امت کے کچھ لوگ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کریں گے مگر جائز وحلال سمجھ کر۔واللہ العاصم من جمیع الفتن وھو الھادی الی سبیل الرشاد۔

محمد ابراہیم

نائب مفتی دارالافتاءوالارشاد

۲۹ جمادی الآخرہ ۱۴۱۱ ہجری

www.tauheed-sunnat.com